www.KitaboSunnat.com



دارالافتاء

مولانا سعید مجتبیٰ سعیدی

# ☼ حضرت ابراہیمؑ کے والد کا نام؟
# ☼ ابو طالب کا قبولِ اسلام؟ — وغیرہ!

اسلام آباد سے سید ارشد علی لکھتے ہیں:

"مندرجہ ذیل تین سوالات ارسال خدمت ہیں۔ کتاب وسنت کی روشنی میں ان کے جوابات سے مستفیض فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا اجر آپ کو عطا فرماوے۔ آمین!

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام کیا تھا — کیا انہوں نے دینِ ابراہیمی قبول کیا تھا؟

۲۔ کیا ابوطالب، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے اسلام قبول کیا تھا اور اگر کیا تھا تو کب کیا؟

۳۔ کیا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے کوئی نبی پیدا ہوا، سوائے آخری نبی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے؟ — والسلام!"

## جواب:

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام:

قرآنی نصوص، احادیث مبارکہ کی تصریحات اور معتبر تاریخی کتب کے مطابق خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر تھا۔

چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

"وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ آزَرَ أَتَتَّخِذُ أَصْنَامًا آلِهَةً إِنِّي أَرَاكَ وَقَوْمَكَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ" (الانعام: ۷۴)



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"اور جب حضرت ابراہیمؑ نے اپنے باپ آزر سے کہا تھا، کیا تو بتوں کو معبود بناتا ہے؟ میں تو تجھے اور تیری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھتا ہوں۔"

اسی طرح حدیث کی معتبر ترین کتاب "صحیح بخاری" جسے "اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ" کا مقام حاصل ہے، میں ہے:

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: یَلْقٰی اِبْرَاهِیْمُ اَبَاهُ اٰزَرَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَعَلٰی وَجْهِ اٰزَرَ قَتَرَةٌ وَّغَبَرَةٌ فَیَقُوْلُ لَهٗ اِبْرَاهِیْمُ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ لَا تَعْصِنِیْ فَیَقُوْلُ اَبُوْهُ فَالْیَوْمَ لَا اَعْصِیْكَ فَیَقُوْلُ اِبْرَاهِیْمُ یَا رَبِّ اِنَّكَ وَعَدْتَنِیْ اَنْ لَّا تُخْزِیَنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِی الْاَبْعَدِ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنِّیْ حَرَّمْتُ الْجَنَّةَ عَلَی الْكَافِرِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اِبْرَاهِیْمُ مَا تَحْتَ رِجْلَیْكَ فَیَنْظُرُ فَاِذَا هُوَ بِذِیْخٍ مُّتَلَطِّخٍ فَیُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهٖ فَیُلْقٰی فِی النَّارِ۔"

(صحیح بخاری، حدیث ۳۳۵۰)

"حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "قیامت کے روز ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ آزر سے ملیں گے، دراں حالیکہ آزر کے چہرہ پر گرد اور سیاہی چھائی ہوگی، ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: "کیا میں نے تجھے نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو؟" وہ کہے گا: "آج میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔" اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمائیں گے: "میرے رب، تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ تو مجھے قیامت کے دن رسوا نہ کرے گا۔ حالانکہ میرے ہلاک ہونے والے باپ سے بڑھ کر میری کونسی رسوائی ہے؟" تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے "میں نے کافروں پر جنت حرام کر رکھی ہے۔" پھر کہا جائے گا۔ "ابراہیمؑ! آپ کے پاؤں کے نیچے کی طرف کیا ہے؟" آپؑ نگاہ دوڑائیں گے تو اچانک آپؑ کو ایک لتھڑا ہوا بجو نظر آئے گا، جسے ٹانگوں سے پکڑ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔"

اس حدیث کی شرح میں شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



"هٰذَا مُوَافِقٌ لِظَاهِرِ الْقُرْاٰنِ فِيْ تَسْمِيَةِ وَالِدِ اِبْرَاهِيْمَ۔"
(فتح الباری، شرح صحیح البخاری ۴۹۹/۸)

کہ "یہ حدیث حضرت ابراہیمؑ کے والد کے نام کے بارے میں قرآنِ کریم کے ظاہری الفاظ کے عین موافق ہے۔"

اسی طرح امام احمد بن محمد قسطلانیؒ "ارشاد الساری شرح صحیح البخاری" ۳۴۳/۵ پر حدیث مذکور کے الفاظ "فَاَیُّ خِزْیٍ اَخْزٰی مِنْ اَبِیْ" کے بعد تشریحی طور پر "اٰزَر" لکھتے ہیں۔

امام ابن عساکرؒ "تاریخ دمشق" میں لکھتے ہیں:

"اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اٰزَرَ وَهُوَ تَارَخُ بْنُ نَاخُوْرٍ" (تهذیب تاریخ دمشق ۱۳۶/۲)

امام ابن کثیرؒ نے حضرت ابراہیمؑ کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"هُوَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ تَارَخٍ" (البداية والنهاية ۱۳۹/۱)

اسی طرح کتاب مذکور کے صفحہ ۱۴۰ پر ابن عساکرؒ کے حوالہ سے بھی یہی بات مکرر ذکر کی ہے۔ علاوہ ازیں صفحہ ۱۴۲ پر قرآنِ کریم کی مذکورہ بالا آیتِ کریمہ لکھ کر فرماتے ہیں:

"یہ دلالت کرتی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر تھا۔ جمہور اہلِ نسب، جن میں ابن عباسؓ بھی ہیں، کے نزدیک ان کے والد کا "تارح" اور اہلِ کتاب کے نزدیک "تارخ" ہے۔"

یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ جس بت کو پوجتا تھا اس کا نام آزر تھا، اس کی نسبت سے اس کا لقب بھی آزر پڑ گیا۔ ابن جریرؒ فرماتے ہیں: "صحیح یہی بات ہے کہ اس کا نام آزر تھا۔ شاید یہ دونوں اس کے نام ہوں، یا ان میں سے ایک لقب ہو اور دوسرا نام!"

لیکن بت کا نام آزر ہونے کے بارے میں حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں:

"وَحَكَى الطَّبَرِيُّ مِنْ طُرُقٍ ضَعِيْفَةٍ عَنْ مُجَاهِدٍ اَنَّ اٰزَرَ اسْمُ الصَّنَمِ وَهُوَ شَاذٌّ۔" (فتح الباری ۴۹۹/۸)

کہ "طبری نے ضعیف سندوں سے مجاہد سے نقل کیا ہے کہ آزر بت کا نام تھا۔ یہ قول شاذ ہے۔"

امام نوویؒ اپنی مایہ ناز کتاب "تهذیب الاسماء واللغات" کے صفحہ ۹۹/۱ پر ابراہیم علیہ السلام



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کے تذکرہ میں فرماتے ہیں:

هُوَ اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اٰزَرَ وَهُوَ تَارَحُ قِيْلَ اٰزَرُ اِسْمٌ وَّتَارَحُ لَقَبٌ وَّقِيْلَ عَكْسُهُ وَالْقَوْلَانِ مَشْهُوْرَانِ۔

کہ "ابراہیم علیہ السلام، اسماعیل علیہ السلام کے والد اور آزر کے بیٹے ہیں انہی کو تارح بھی کہتے ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آزر نام اور تارح لقب ہے تاہم اس کے برعکس بھی کہا گیا ہے (کہ تارح نام اور آزر لقب ہے) یہ دونوں قول مشہور ہیں۔"

اسی طرح امام نووی "کتاب مذکور میں صفحہ ۷۳ پر حضرت لوط علیہ السلام کے تذکرہ میں ثعلبی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ "لوط علیہ السلام نے عراق (ارضِ بابل) سے اپنے چچا ابراہیم علیہ السلام کے ہمراہ ان کا دین اختیار کر کے شام کو ہجرت کی۔ ان کے ہمراہ ابراہیم علیہ السلام کی بیوی سارہ اور والد آزر بھی تھا، جو دین کے لحاظ سے ان کا مخالف اور کفر پر ڈٹا ہوا تھا۔ تا آنکہ وہ لوگ حران جا پہنچے اور وہیں آزر کی وفات ہوئی۔"

قرآن کریم کی نص، حدیثِ صحیح کے بیان، شراحِ حدیث کی توضیحات اور مورخین کی مذکورہ تصریحات سے معلوم ہوا کہ بلاریب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کا نام آزر ہی تھا۔ جب کہ بعض تجدد پسند، بزعم خویش محققین، جو ان نصوص و تصریحات کو رد کرنے کے لیے دور کی کوڑیاں لاتے ہیں، وہ قرآن کریم، احادیثِ مبارکہ اور دیگر مقامات پر واقع لفظ "اَبٌ" کو اس کے حقیقی معنیٰ "باپ" کی بجائے مجازی معنیٰ "چچا" کے معنیٰ میں لیتے ہیں۔ حالانکہ مجاز وہاں مراد لیا جاتا ہے جہاں حقیقی معنیٰ متعذر ہو۔ یہاں عقلی و نقلی کسی طرح بھی "اَبٌ" کا معنیٰ "باپ" کرنا متعذر نہیں تو خواہ مخواہ مجازی معنیٰ مراد لینے کی کیا ضرورت ہے؟ یہی وجہ ہے کہ مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہاروی نے بھی قصص القرآن (طبع ندوۃ المصنفین دہلی) کی جلد اول میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تذکرہ میں اس موضوع پر خاصی طویل بحث کے بعد اسی قول کو ترجیح دی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب!

## ۲۔ ابوطالب کا قبولِ اسلام؟

احادیثِ صحیحہ میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصرار کے باوجود آپؐ کے چچا



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ